کتابچہ
نمبر 3

عظمتِ سادات

سادات کی محبت (اجرِ رسالت)

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مُرتّب : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

زیر نگرانی : مفتی سید نجیب اللہ آغا صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No. 0301-2115588
0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بڑا پُر فتن اور پُر آشوب دور ہے اس وقت با قاعدہ منصوبہ بندی سے اہلبیت کے فضائل کو چھپانے اور سادات کے احترام کو گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمارے تمام بزرگ محدثین و علماء نے فضائل اہل بیتؑ پر مبنی احادیث کا اپنی کتب میں ابواب قائم کئے ہیں اور با قاعدہ کتابیں لکھیں ہیں۔ یہ کتب ہر سید کی لائبریری میں لازمی ہونی چاہئیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف
1	المناقب علیؑ	مسند امام احمد بن حنبل ترجمہ ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور
2	المناقب علیؑ (خصائص نسائی)	ابو عبد الرحمان شعیب النسائی ترجمہ۔ قاری ظہور احمد فیضی، مکتبہ باب العلم، مسجد علی مرتضیٰ لاہور
3	نزول القرآن فی مناقب اہل بیت	حافظ ابو نعیم اصفہانی
4	فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والزہرا والسبطین	شیخ محمد بن ابراہیم الجوینی الحموینی الشافعی صفدر رضا قادری چشتی کتب خانہ
5	فضائل اہل بیت	ابو موید موفق ابن احمد خطیب خوارزنی الحنفی
6	مودۃ القربیٰ	سید علی بن شہاب الھمدانی
7	ینابیع المودۃ	شیخ سلیمان الحسینی حنفی القندوزی مترجم تنویر المصطفیٰ قادری مصطفائی پبلیشر
8	مفتاح النجاۃ فی مناقب ذوالقربیٰ	علامہ مرزا محمد معتمد خاں بدخشانی
9	نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	شیخ الشبلنجي الشافعي مترجم غلام رسول رضوی تفہیم البخاری پبلیشر فیصل آباد
10	معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	علامہ محمد بن یوسف زرندی حنفی
11	الصراط السوی فی مناقب آل النبی	علامہ محمود بن محمد بن علی شیخانی القادری
12	مرآۃ المومنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	مولوی ولی اللہ لکھنوی
13	عقد الملال فی فضائل الآل	شیخ عبد اللہ
14	احیاء المیت فضائل اہل بیت	علامہ حافظ جلال الدین السیوطی
15	وسیلۃ المآل فی عدّ مناقب الآل	شیخ احمد بن الفضل المکی الشافعی

نام مؤلف	نام کتاب	نمبر شمار
علامہ رشید الدین خان الدہلوی	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	16
امام ابن حجر العسقلانی مترجم محمد عامر شہزاد مکتبہ رحمانیہ لاہور	الاصابہ فی تمیز صحابہ	17
شیخ مجد الدین ابی السادات	جامع الاصول	18
حافظ نور الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان الھیثمی	مجمع الزوائد	19
شیخ عبد الرؤف المناوی المصری	کنوز الدقائق	20
ابو عثمان عمر ابن بحر الجاحظ المعتزلی	البیان والتبیین	21
سید محدث فاضل کامل محمد خواجہ پارسا البخاری	فصل الخطاب	22
شیخ امام عبد الرحمن بن محمد البسطامی	درۃ السعادت	23
حافظ شیخ جلال الدین السیوطی	جامع الصغیر	24
ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری المقری شافعی ترجمہ - ظہور احمد فیضی، مکتبہ باب العلم، مسجد علی مرتضیٰ لاہور	شرح اُسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؓ	25
عبداللہ بن صالح بن محمد العبید ترجمہ - قاری ظہور احمد فیضی، مکتبہ باب العلم، مسجد علی مرتضیٰ لاہور	کتاب الاربعین فی فضائل اہلبیت طاہرین	26
سید محمد صالح کشفی حنفی ترجمہ - مولوی محمد شریف افتخار بک ڈپو اندرون موچی دروازہ لاہور	کوکب دری فی فضائل علی	27
حافظ عبید اللہ امر تسری 61-انار کلی اسٹریٹ لاہور	ارجح المطالب - سیرت امیر المومنین	28
امام نسائی	مناقب الصحابہ	29
ابو نعیم اصفہانی	ما نزل من القرآن فی علیؓ	30
مترجم حسن رضا باقر تراب پبلشر لاہور	مناقب خوارزمی	31
محمد بن یوسف الکنجی شافعی مترجم ذو لفقار علی راہی	کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب	32
امام طبرانی مترجم محمد شفیق الرحمان شبیر برادرز لاہور	معجم الکبیر	33
ابنِ ابی شیبہ مترجم محمد اویس سروری مکتبہ رحمانیہ لاہور	المصنّف	34

نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف
35	المستدرک الحاکم	امام حاکم نیشابوری مترجم شفیق الرحمان شبیر برادرز لاہور
36	المصنّف	امام عبدالرزاق مترجم محمد محی الدین شبیر برادرز لاہور
37	معجم الصغیر	امام طبرانی مترجم عبدالصمد ریالوی انصار السنہ لاہور
38	مسند اسحاق	اسحاق بن راھویہ مترجم ابوابن محمد سرور انصار السنہ لاہور
39	مسند ابی داؤد	مترجم غلام دستگیر پروگریسو بکس لاہور
40	الاستعاب فی معرفۃ الاصحاب	امام عبدالبر مترجم محمد اویس سرور مکتبہ رحمانیہ لاہور
41	اسد الغابہّ فی معرفۃ الصحابہ	علی بن محمد الجزوی مترجم عبدالشکور لکھنوی مترجم مکتبہ خلیل لاہور
42	تذکرۃ الحفاظ	امام ذھبی مترجم محمد افتخار احمد مکتبہ رحمانیہ لاہور
43	سیدنا علی وحسین	قاضی اظہر مبارک پوری مکتبہ سید احمد شہید
44	شواھد التنزیل	امام حاکم جسکانی حنفی عربی بیروت لبنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف اجداد سادات

سادات جو سورہ کوثر کی عملی تفسیر ہیں۔ قرآن مجید، احادیث شریفہ اور تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو مختلف ناموں سے یاد اور پکارا گیا ہے۔ جو سب الفاظ آپس میں ہم معنی اور لفظ "اہل بیت" کے مترادف ہیں، جو درج ذیل ہیں

۱۔ اہل بیت ۲۔ آل محمدؐ ۳۔ آل یاسین

۴۔ عترت ۵۔ ذریت رسولؐ ۶۔ اہل کساء

۷۔ ذوالقربیٰ

اہل بیت

اللہ پاک قرآن مجید کی سورہ مبارکہ احزاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو تمام نجاستوں سے پاک اور انہیں طیب وطاہر رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے

" اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا "

"اے اہل بیت رسول! اللہ پاک تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی برائی کو دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا ہی پاک و پاکیزہ رکھے"۔ (سورہ احزاب آیت ۳۳ پارہ ۲۲)

عربی زبان میں "بیت" گھر کو کہتے ہیں۔ جیسے "بیت اللہ" اللہ کا گھر اہل بیت نبیؐ یعنی نبیؐ کے گھر والے۔

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آل کے معنی اولاد کے ہیں ابی عبید احمد اپنی کتاب "الفریقین" میں کہتے ہیں " اہل عرفہ کا قول ہے کہ آل سے مراد وہ قریبی رشتہ دار ہیں جو کسی شخص کے قرابت دار ہوں یہ لفظ اول سے ماخوذ ہے جس کے معنی رجوع کرنے

کے ہیں جیسے آل ابراہیمؑ، آلِ اسماعیلؑ، آلِ عمرانؑ، آلِ محمدؐ ، حافظ ابن قیم کہتے ہیں کہ آل رسول سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

آلِ یاسین

قرآن پاک میں اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت میں مختلف القاب سے پکارا ہے کسی مقام پر مدثر کہا تو کہیں مزمل کہیں طٰہٰ کہا تو کہیں یاسین کہہ کر پکارا ہے۔ قرآن مجید کی سورہ صافات میں ارشاد باری تعالی ہے کہ "سلام علیٰ اِل یاسین"

"آل یاسین پر سلام ہے" (سورہ صافات آیت ۱۳۰)

مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد آل محمدؐ پر سلام ہے

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۲۰ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر تفسیر فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۷۷ طبع عاصمہ مصر، کمال الدین جہرمی براھین قاطع محمدی پریس لاہور صفحہ ۲۶۶، تفسیر در منثور، تفسیر کشاف، تفسیر کبیر، شرح شفا ملا علیؑ قاری جلد ا صفحہ ۱۸۹ طبع مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ، تفسیر خازن جلد ۴ صفحہ ۲۷، ۲۸ طبع دار الکتب العربیہ مصر رشفتہ الصادی لابی بحر صفحہ ۲۴ طبع مطبعہ اعلامیہ قاھرہ)

عترت

لفظ عترت بھی اولاد اور چلنے والی نسل میں استعمال ہوتا ہے، امام نوویؒ شرح مہذب میں لکھتے ہیں کہ

"آنحضرتؐ کی عترت وہ لوگ ہیں جن کی نسبت آپ کی طرف دی جاتی ہے یعنی حضرت سیدہؑ کی اولاد"

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا سب سے آخری کلام یہ تھا۔

" میرے بعد میری عترت یعنی اہل بیت سے نیکی کرنا"

(معجم اوسط، طبرانی، جامع کنز العمال)

صحابی رسول حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت (اہل بیتؑ) ان سے تمسک رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے۔

(صحیح مسلم شریف باب مناقب جلد ۴ حدیث نمبر ۱۸۷۴، ترمذی شریف مترجم جلد ۲ صفحہ ۷۴۱، مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۳۰، خصائص نسائی شریف صفحہ ۱۵۰، متدرک امام حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۴۸، مدارج نبوۃ عبدالحق محدث دھلوی صفحہ ۶۷۹، تاریخ اسلام شاہ معین الدین ندوی صفحہ ۱۲۱، اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶، ازالتہ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دھلوی)۔

ذریت

ذریت بھی اولاد اور آئندہ آنے والی نسل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں سورہ انعام میں حضرت ابراہیمؑ کے بعد آنے والے انبیاء کو حضرت ابراہیمؑ کی ذریت کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

" اور ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں سے داؤد سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہ السلام ہیں۔ اور اس طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں نیز زکریا عیسی اور الیاس علیہ السلام جو سب کے سب صالحین میں سے تھے "۔ (سورہ انعام پارہ ۷ آیت ۸۴، ۸۵)

اس آیت شریفہ میں دیگر انبیاء کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کہا گیا ہے، حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اسی لئے آپ کو عیسی ابن مریم کہا جاتا ہے۔ چونکہ اپنی والدہ کے حوالے سے آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے تھے اس لئے آپ کو حضرت ابراہیم کی ذریت کہا گیا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیٹی کی اولاد بھی ذریت کہلاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت کے دونوں نواسوں (حسنؓ اور حسینؓ) کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہونا دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے اول یہ کہ نواسا بیٹے کی جگہ پر ہوتا ہے اس لئے حضرت عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ میرے بیٹے ہیں۔ (حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کتاب سر الشھادتین صفحہ ۲۱۔ ۲۲)

صحابی رسولؐ حضرت ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "کہ خدا کا غضب بھڑکتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کے بارے میں اذیت دیتا ہے" (ارجح المطالب)

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا۔ مگر میرا سبب اور نسب باقی رہے گا۔ اور ہر ایک ماں کے بیٹوں کیلئے عصبہ باپ کی جانب ہوتا ہے "بجز اولاد فاطمہؑ کہ میں انکا باپ اور عصبہ ہوں"

(المستدرک امام حاکم صفحہ ۱۴۲، حافظ ابو نعیم في الحلية . المغازلی فی المناقب بہیقی)

صحابیِ رسولؐ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری حدیث بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کہ بہ تحقیق ہر نبی کے لئے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اس طرف ان کو منسوب کیا جاتا ہے، مگر اولاد فاطمہ ان کا ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں"۔

(ابن حجر مکی صواعق محرقہ، الحاکم فی المستدرک ارجح المطالب صفحہ ۳۳۱-۳۳۲، طبرانی، ابن عساکر)

نجران کے عیسائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین دن تک بحث ومباحثہ اور کٹ حجتی کرتے رہے اور نبی اکرمؐ کے دلائل قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ اس پر قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی جسے آیت مباھلہ کہتے ہیں۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَآءَنَاوَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ

(سورۃ آل عمران آیت ۶۱ پارہ ۳)

"پھر اے محبوب! جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا ہے تو تم ان سے فرما دو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے، اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں، اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (ترجمہ کنزالایمان اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی)

مباھلہ کے دن حضورؐ ایسی شان سے نکلے کے عورتوں کی جگہ بی بی فاطمہؑ کو لیا بیٹوں کی جگہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو لیا اور نفسوں (جانوں) کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا نصاریٰ نجران ان کے نورانی چہرے دیکھ کر مباھلہ سے دستبردار ہوئے اور کہا کہ ہم ایسے چہرے دیکھ رہے ہیں کہ اگر انہوں نے بد دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو روئے زمین پر ایک بھی عیسائی نہیں بچے گا۔

(تفسیر جلالین بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۱۸ طبع مصر، تفسیر بیان مولانا اشرف علی تھانوی، تفسیر شاہ عبدالحق محدث دھلوی)

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، بی بی فاطمہؑ، حضرات حسنینؑ کو بلا کر کہا کہ اے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہیں۔

(صحیح بخاری جلد ۲ حدیث ۱۵۰۵ صفحہ ۶۶۹، صحیح مسلم شریف صفحہ ۵۱۹ حدیث ۱۵۰۹ جلد سوئم مترجم قرآن محل کراچی، ترمذی شریف حدیث ۱۶۵۸ صفحہ ۷۱۹ - ۷۲۰ جلد ۲ کراچی، مسند احمد بن حنبل)

اہل عبا و کساء

عباء عربی زبان میں چادر کو کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر کے نزول سے قبل آنحضرتؐ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں یا ہنڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے حسن آئے اور آپ نے انہیں چادر میں لے لیا اس کے بعد حسین آئے آپ نے ان کو بھی چادر میں لے لیا اس کے بعد علی آئے آپ نے ان کو بھی چادر میں بلا لیا اور اس کے بعد فاطمہؑ آئیں آپ نے ان کو بھی چادر میں لے لیا۔ اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی۔

(مسلم شریف جلد ۳ مترجم قرآن محل کراچی صفحہ ۵۳۴ حدیث ۵۵۰ ا باب فضائل حسن و حسین)

حضرت شیخ الہند دیوبند مولانا محمود الحسنؒ کے ترجمہ قرآن کے تفسیری حاشیہ میں موانا شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں کہ۔

مسند احمد کی ایک روایت میں '' احق '' کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ایک چادر میں لے کر فرمایا کہ

" اللھم مؤلاء اھلبیتی " "اے اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں"۔

(ترجمہ قرآن مجید مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا تفسیر سورہ احزاب مطبوعہ سعودی عرب)

یہی وجہ ہے اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو اہل عباء و اہل کساء بھی کہتے تھے۔

ذوالقربیٰ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُل لَّآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى

"اے رسول کہہ دیجیئے! کہ میں تم سے، رسالت کا اجر کچھ نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو''

(سورہ شوریٰ آیت ۲۳ پارہ ۲۵)

مذکورہ آیت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو ''ذوالقربی'' کہا گیا ہے، جس کا ترجمہ رشتہ دار اور قریبی عزیز ہے۔ جن سے محبت کرنا ایمان والوں پر فرض ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت سے مراد آل رسول اللہ کی محبت ہے۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۴ حدیث ۳۲۵۱، ۸۱۱۹ / ۴۵۴۱ جلد ۳ حدیث ۱۲۸۹ / ۳۲۵۱ سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۱۰ حدیث ۷ ۱۱۷، تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۷، مستدرک امام حاکم جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ حدیث نمبر ۲۵۹۹، مسند احمد ابن حنبل صفحہ ۶۱۴/۲۵۹۹)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب آیت مودت (سورہ شوریٰ ۲۳) نازل ہوئی تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے قربتدار کون ہیں جن کی محبت فرض قرار دی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علیؑ فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند۔

(فضائل صحابہ احمد ابن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ حدیث ۱۴۱ ۶ تفسیر در منثور جلد ۶، صفحہ ۷ شواہد تنزیل جلد ۲ نمبر ۱۸۹)

غرض قرآن وسنت میں تمام الفاظ آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء وتوصیف بزرگی و برتری ان کے بلند فضائل اور اعلیٰ درجات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جن کے گھرانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھرانہ قرار دیا گیا جہاں وحی آتی تھی جبرائیل کی آمد ورفت رہتی تھی۔

یہ وہ گھرانہ ہے کہ جسے اللہ پاک نے عالمین میں سے چن لیا اور جہاں صبح وشام اس کی تسبیح وتہلیل ہوتی ہے اور ان سے محبت کو انسانوں پر واجب قرار دیا ہے ان کے مقام ومرتبہ کو بلند کرتے ہوئے اس گھرانے کو عالمین پر فوقیت دی۔

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

"اس گھر کے متعلق خدا کا حکم ہے کہ ان کی بلندی کا اعتراف کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے کیونکہ ان گھروں میں صبح وشام اس کی تسبیح کرنے والے ہیں"۔ (سورہ نور آیت ۳۶ پارہ ۱۸)

اس گھرانے کیلئے درود شریف کا تحفہ

درود شریف کے بے انتا فضائل ہیں بلکہ فضائل کی کوئی حد نہیں۔بے شمار فیوضات و برکات ہیں اگر تمام فرشتے دفتر کے دفتر فضائل درود پر لکھیں بھی تو ختم نہیں ہوں گے۔یہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہے تمام دنیاوی واخروی مسائل کا حل درود شریف میں رکھا گیاہے جس میں لمحہ بہ لمحہ رسول اکرم اورانکے اہلبیت پر اللہ پاک اور اسکے فرشتوں کی طرف سے رحمتیں برکتیں نازل ہورہی ہیں۔درود شریف میں انسانی دکھوں اور مصیبتوں کا علاج ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ۔

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھاتو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتاہے۔کوئی عبادت کوئی عمل دعاو مناجات درود شریف کے بغیر اللہ پاک کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہوتی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں درود شریف کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ

"قرآن پاک نے بے شمار احکامات ارشاد فرمائے نماز،روزہ،حج وغیرہ بہت سے انبیاء کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے حضرت آدم علے نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام کو پیدا فرمایا فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں لیکن کسی کو یہ اعزاز نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتاہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف سیدالکونین فخر عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے ہے۔"

(فضائل درود صفحہ ۷،مولانا محمد زکریا،بانی تبلیغی جماعت مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

نامور بیوروکریٹ قدرت اللہ شہاب نے اپنی کتاب شہاب نامہ میں درود شریف کے حوالے سے بہت خوبصورت بات لکھی ہے۔

"کہ اللہ تعالی نے درود شریف کا صرف حکم دیکر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دیکر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے۔ایک عہد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔

درود شریف کی مثال ڈسپیچ بکس کی ہے جو دعا اس ڈسپیچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالی کے دربار میں پہنچے اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا منعطف ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔

(شہاب نامہ مصنف قدرت اللہ شہاب صفحہ ۱۲۲۱)

آل رسول اور درود شریف

صلوا اور سلموا میں فرق

صلوا: کا مطلب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا

سلموا: اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اس آیت میں یسلمو تسلیما کا استعمال ہوا ہے

ترجمہ: مومن وہ ہیں جو آپ کے فیصلے کو دل و جان سے قبول کریں۔ حتی کہ آپ کے کسی فیصلے میں ذرہ برابر ناراضگی کا اظہار نہ کریں بلکہ مطلق طور پر تسلیم کریں۔ (سورہ نساء پارہ ۵ آیت ۶۵)

قرآن مجید کی آیت درود شریف

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا

(سورہ احزاب آیت ۵۶)

"بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (تا کہ انکا حق زحمت ادا ہو) اور انکے فرمان پر سر تسلیم خم کرو"۔

جس طرح قرآن مجید میں دیگر شرعی احکام مثلا نماز، روزہ، حج، زکواۃ جہاد، امر بالمعروف نہی عن المنکر کے احکام نازل ہوئے لوگوں کو ان احکام پر عمل کرنے کا طریقہ معلوم نہیں تھا۔ قرآن مجید میں صرف حکم آیا ہے اور رسول اکرم نے ان احکام کی تشریح کرتے ہوئے مفصل طریقہ بتایا کہ نماز کے یہ قوانین ہیں اس طرح نماز پڑھو اتنی فرض رکعات اور اس طریقے سے ادا کرو۔ اور اسی طرح دیگر احکام کی تفصیل بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی۔

اسی طرح درود شریف کے حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا صحیح طریقہ کیا ہے اور ہم درود شریف کیسے بھیجیں۔

درود شریف بھیجنے کا سنت طریقہ

تبلیغی جماعت والے مولانا منظور احمد نعمانی اپنی کتاب معارف الحدیث میں تحریر کرتے ہیں کہ

عن كعب بن عجرة قال سا لنا رسول الله صلى الله عليہ و آله وسلم فقلنا يا رسول الله كيف الصلوة عليكم اهل البيت فان الله قد علمنا كيف نسلم عليك نسلم عليك فقال قولو" اللهم صلى على محمد و آل محمد كما صليت علے ابراهيم و علے آل ابراہيم انك حميد المجيد الهم بارك على محمد و على آل محمد كما باركت علے ابراہيم و علے آل ابراهيم انك حميد مجيد"

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ حدیث ۹۰۸ باب ۸۰۵ صفحہ ۸۹۵)

حضرت کعب بن عجرۃ (جو اصحاب بیعت رضوان میں سے ہیں) راوی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہم کو بتادیا کہ ہم تشہد میں سلام علیک ایھا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں اب آپ ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہم آپ پر صلواۃ (درود) کیسے بھیجا کریں آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

" اللهم صلى على محمد و آل محمد........الخ..... "

"اے اللہ اپنی خاص عنایت اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر ولواں پر جیسے کہ تو نے عنایت ورحمت فرمائی حضرت ابراہیم پر اور ان کے گھر والوں پر تو حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی والا ہے اے اللہ خاص برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر جیسے کہ تو نے خاص برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے گھر والوں پر تو حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی والا ہے۔"

(معارف الحدیث جلد سوم باب الصلواۃ صفحہ ۲۹۸ مصنف مولانا منظور احمد نعمانی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نامکمل

(دم کٹی) درود بھیجنے کی ممانعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر دم بریدہ صلواۃ نہ پڑھا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا تم صرف اللھم صل علی محمد کہتے ہو اور آل محمد کو ترک کر دیتے ہو یہ صلواۃ دم کٹی ہے بلکہ یوں کہو اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔

(بخاری شریف حدیث ۳۳۲۹ صواعق محرقہ صفحہ عربی ایڈیشن ۱۴۶ اور اردو ۴۹۵، طبع مصر رشفہ الصادی صفحہ ۳۰ طبع قاھرہ)

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ جب حضورؐ کا نام آتا ہے تحریروں و تقریروں میں دانستہ یا نادانستگی میں صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ انہیں رسول کا فیصلہ مطلق قبول نہیں اور رسول کے فیصلے کے سامنے چوں وچراں یا کچھ ابہام باقی ہے۔ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس قرآنی حکم "وسلم تسلیما" کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

درود شریف میں اللہ پاک کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو شامل کرنا بڑی اہمیت کا حاصل ہے امت کو اس بات کا سبق دیا جارہا ہے کہ اہلبیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملحق اور لازم وملزوم ہیں۔ جس نے نبی کے ساتھ آل رسول کو شامل نہیں کیا اس نے نبی پر ظلم کیا اور جس نے آپ پر ظلم کیا وہ عذاب الٰہی کا مستوجب ٹھرا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے قرابت داروں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالٰی کو اذیت دی۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۴۹۳)

نماز تشہد میں درود شریف کا لازمی پڑھنا

۱۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ نماز بغیر قرات، اور تشہد میں آنحضرتؐ اور آپ کی آلؑ پر درود پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔ (حافظ ابن حجر عمل الیوم والیہ)

۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس شخص نے (نماز) تشھد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر درود شریف نہ پڑھا اس کی نماز نہ ہوئی۔ (حافظ ابن عبد البر کتاب استعیاب)

۳۔ جس نے نماز تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر درود شریف نہ پڑھا اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ (علامہ ابراہیم بہیقی المحاسن المساوی طبع بیروت)

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میری آل پر صلواۃ نہ ہوگی تو اس کی نماز قابل قبول نہیں۔

(سنن دار لقطنی صفحہ ۳۵۵، احقاق الحق جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۰)

۵۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں حکم دیا ہے کہ اس طرح درود پڑھو

اللھم صلی علی محمد و آل محمد وبارک علیٰ محمد و آل محمد ۔

(قاضی قسطنطنیہ حافظ سلیمان نقشبندی حنفی کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ٦) ۔

٦۔ امام شافعی ارشاد فرماتے ہیں اے اہل بیت نبی تمہاری بزرگی کے لئے اس قدر کافی ہے کہ جو شخص تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (حافظ ابن حجر مکی صواعق محرقہ صفحہ عربی ایڈیشن ۱۴۸ اور اردو ۵۰۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کے پانچ مشترکہ فضائل

امام اہل سنت رئیس المفسرین علامہ فخر الدین رازی نے تحریر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد میں پانچ چیزیں مساوی ہیں۔

۱۔ سلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ پر سلام کیا اور کہا کہ اسلام علیك یا ایها النبی اور اہلبیت کے لئے کہا کہ "سلام علی إل "یاسین"۔ آل یاسین پر سلام ہو۔

۲۔ تشہد پڑھتے وقت درود پڑھنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ کے ساتھ ان کے اہل بیت پر بھی درود بھیجنے کا حکم دیا۔

۳۔ طہارت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو فرمایا طٰحٰ! اے طاہر اور اہل بیت کو فرمایا تم کو اللہ نے پورا پاک و پاکیزہ رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔

۴۔ صدقے کے حرام ہونے پر جس طرح رسول اللہ پر حرام کیا گیا اسی طرح آپ کے اہل بیت پر بھی حرام کیا۔

۵۔ محبت واجب ہونے میں اللہ نے جس طرح فرمایا کہ اے رسول مسلمانوں سے کہہ دو کہ میرے قرابتداروں یعنی اہل بیت کے ساتھ محبت کرو۔

(امام فخر الدین رازی، صواعق محرکہ صفحہ ۸۹ مطبوعہ مصر رشفتۃ الصادی صفحہ ۲۹ مطبوعہ قاھرہ، اسعاف الراغبین صفحہ ۱۱۷ مطبوعہ مصر)

خانوادہ ابراہیمی کی مشترک خصوصیات

یہ آل محمد کی بہت بڑی امتیازی شان اور خصوصیت ہے کہ اللہ پاک نے ان پر وہی رحمت برکت و سلامتی نازل فرمائی۔ اور بالکل وہی حیثیت (PORTFOLIO) عطا فرمایا۔ جو اپنے برگزیدہ رسول حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر نازل کی تھی۔

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا

تو پھر ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت اور ملکِ عظیم سب کچھ عطا کیا ہے۔

(سورہ النساء آیت ۵۴)

آل ابراہیم میں بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء ورسل تشریف لائے، چند جلیل القدر نبیوں میں حضرت اسماعیل، اسحاق، یوسف، شعیب، خضر، داؤد، سلیمان، حضرت موسیٰ وعیسی علیھم السلام یہ تمام نبی ورسول انتہائی عظمتوں پر فائز طیب وطاہر اور انتہائی پاکیزہ صفات کے حامل تھے۔ امت کی امامت بھی آلِ ابراہیم میں قرار دی۔

حافظ ابن تیمیہ کے مشہور شاگرد حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علے نبی خیر الانام صفحہ ۱۲۶ میں بہت خوبصورت انداز میں آل ابراہیم وآل محمد کی مشترکہ خصوصیات کا موزانہ کیا ہے۔

چونکہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ مبارک وپاکیزہ گھرانہ مرتبہ ومقام میں دنیا کے تمام گھرانوں سے افضل واشرف ہے۔(اس میں مسلسل جلیل القدر نبیوں اور رسولوں کی آمد رہی ہے) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو چند ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو کسی اور گھرانے کے حصہ میں نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک گھرانہ کیلئے نبوت ورسالت کو خاص کر دیا لہذا ابراہیم علیہ اسلام کے بعد جو بھی انبیاء ورسل مبعوث کئے گئے ان سب کا تعلق خانوادہ ابراہیم ہی سے تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ اسلام کی ہی نسل میں رشد وہدایت کے ایسے علماء کرام پیدا کئے جو قیامت تک لوگوں کی راہ راست کی جانب راہنمائی کرنے والے ہیں چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد جیسے ہی اللہ کا تقرب حاصل ہوا وہ جنت میں داخلہ کا مستحق ٹھہرا تو وہ دراصل ابراہیم علیہ الصلواۃ والسلام کی دعوت توحید ہی کا ثمر ہے اور ملت ابراہیمی کی پیروی کرانے کی وجہ سے ہی وہ اس انعام کا مستحق ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اس گھرانے کے دو افراد کو اپنا خلیل منتخب کیا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلاً " (سورہ نساء آیت ۱۲۵)

اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنالیا اور نبی اکرمؐ کی حدیث ہے

ان الله اتخذ فی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا تھا" (صحیح مسلم شریف ۵۳۲)

یہ اعزاز بھی خانوادہ ابراہیمی کو حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس گھرانے کے مرد اول کو ساری دنیا کے انسانوں کا امام مقرر کیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا

"یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ ان سب میں پورے اترے تو اس نے کہا میں آپ کو لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں"۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام ہی کے ہاتھوں اپنے گھر کی تعمیر کرائی جسے لوگوں کیلئے قبلہ اول اور مقام حج وزیارت قرار دیا گویا بیت اللہ کا ظہور ابراہیم علیہ السلام کے معزز گھرانے کے ذریعہ ہوا۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہی رحمت کے نزول کی دعا کرنے کو کہا ہے جیسی اس نے ابراہیم اوران کی آل پر کی، چنانچہ نزول رحمت کی تمثیل کا یہ اعزاز بھی ابراہیم علیہ السلام ہی کے گھرانے کیلئے خاص ہوگیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کے دونوں صاحبزادوں حسنؓ وحسینؓ کی ہر قسم کی بیماری اور آفتوں سے محفوظ رکھنے کیلئے وہی کلمات کہتے تھے۔ جو ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل واسحاق علیہ السلام کیلئے کہا کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مشہور تابعی سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہے، کہ اللہ کے رسول حسنؓ وحسینؓ کیلئے ہر بیماری وآفت سے حفاظت کی یوں دعا کرتے تھے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ

"میں اللہ تعالی کے مکمل اور نافع کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں اور ان شیاطین جن وانس سے جو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہر قسم کی آفت ومصیبت اور بیماری ووباء سے"۔

(صحیح بخاری شریف فتح الباری ۶/۱۷۳۳۳ بحوالہ جلاء الافہام فی الصلات علی نبی خیر الانام صفحہ نمبر ۱۲۶ علامہ عبدالعزیز ابن باز جامعہ ابن تیمیہ پوسٹ بکس نمبر ۳۴۲۴۸ ریاض سعودی عرب)۔

(مذکورہ کتاب کا اصل نام جلاء الافہام في الصلاۃ والسلام علی خیر الانام ہے جسکی تخلیص علامہ محمد بن احمد موجودہ مدرس دارالحدیث الخیریہ مکہ مکرمہ نے کی ہے جسے ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رئیس علامہ ابن باز الدراسات اسلامیہ مطبوعہ ریاض سعودی عرب سے چھپوایا۔)

درود شریف کے متعلق احادیث

صحیح بخاری شریف میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں درود شریف میں آل محمدؐ کو شامل کیا گیا ہے صحیح مسلم میں دو احادیث اسی موضوع پر ہیں تفسیر در منثور میں حافظ جلال الدین ابو بکر سیوطی نے ان احادیث کے علاوہ اس موضوع پر ۱۸ احادیث نقل کی ہیں جن میں آل محمد پر صلواۃ واجب ہے حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب "رسول اکرم پر درود وسلام" میں ان رواۃ صحابہ کرام کی فہرست پیش کی ہے جنہوں نے مذکورہ احادیث نقل کی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت طلحہ، ابو سعید خدری، ابوہریرہ، ابو مسعود انصاری، عبداللہ ابن مسعود، کعب

بن عجرہ اور حضرت علی ابو حمید ساعدیؓ، زید بن حارثہؓ، انس بن مالکؓ، عمر بن خطابؓ، عبدالرحمان بن عوف، حسن بن علیؓ، براء بن عازب، جابر بن عبداللہ انصاریؓ، ابورافعؓ، عبدالرحمان بن بشیرؓ بن مسعودؓ، عمار بن یاسرؓ، ابوامام بن سہل، ابو ذر غفاریؓ ، وائلہ بن الاسقع، ابو بکر صدیقؓ، عبداللہ ابن عمرو، سعید بن عمیر انصاریؓ، جابر بن سمرہ، ابوامامہ باہلیؓ، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سہل بن سعد سعدیؓ، اس کے علاوہ دیگر احادیث کتب سنن ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن داؤد، امام مالک، کنزالعمال، کنوزالحقائق کے علاوہ بھی تمام احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں جس پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے۔

آل رسول سے محبت کرنے کا حکم

اسلام امن و سلامتی، عشق اور محبت کا مذہب ہے۔ اللہ پاک سے محبت کرنا اسکی وحدانیت پر دل کی گہرائی سے ایمان رکھنا اسلام کی روح ہے۔ یہ عشق اور محبت ہے جو انسان کی انسانی خصوصیات کو پرورش دے کر اسے اعلیٰ انسانی درجوں تک پہنچاتے ہوئے فنافی اللہ اور اس کے بعد لقاءاللہ کی منزل تک پہنچاتی ہے۔ بغیر عشق و محبت و معرفت کے صرف ظاہری شرعی اعمال انجام دینے سے بے مقصد ورزش یا دوڑ دھوپ کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی
دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسدالہیٰ

اللہ پاک سے عشق

اللہ پاک سے عشق و محبت رکھنے کے سلسلے میں اللہ پاک سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ " (سورہ البقرہ آیت ۱۶۵)

"وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی حرارت ہے انہیں خدا کے ساتھ سخت محبت اور عشق ہے"

اللہ کے رسول سے عشق

اللہ تعالیٰ نے خالی اپنی ذات سے محبت و عشق کو ناکافی قرار دیتے ہوئے اپنے محبوب سے عشق کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔

اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بھی لازم قرار دی ہے۔ ورنہ حضور کی محبت اور انکی اطاعت کے بغیر اللہ پاک کی محبت کا دعویٰ جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(سورہ آل عمران آیت ۳۱)

"اے نبیؐ آپ کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کی محبت میں مخلص ہو تو میرے حبیب کی پیروی کرو تاکہ تم اللہ کے محبوب بن جاؤ اور اللہ تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آل رسول سے عشق

اسی طرح ایمان کی تکمیل اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے اور ایمان کے کامل بلند درجات تک پہنچنے کیلئے اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے سے محبت کرنا بھی فرض قرار دیا ہے حدیث میں وارد ہوا ہے۔

کہ ایک دفعہ انصار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ہم سب گمراہ تھے آپ نے ہمیں ہدایت کی ہم مفلس تھے۔ اللہ نے آپ کے ذریعہ غنی بنا دیا۔ لہذا آپ ہمارے اموال میں سے جو چاہیں طلب کرلیں ہم حاضر ہیں جس کے بعد آیت مودت نازل ہوئی۔

"قُل لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی"

(سورہ شوری آیت ۲۳)

"اے رسول کہہ دو کہ تم سے رسالت کا اجر کچھ نہیں مانگتا۔ مگر یہ کہ میرے قرابتداروں (اہلبیت) سے محبت کرو"۔

اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور رونے لگے یہاں تک کہ ریش مبارک تر ہوگئی۔اور فرمایا شکر ہے۔اس پروردگار کا جس نے ہمیں فضیلت عنایت فرمائی۔

(عروۃ الوثقی ابو یحیٰی بن محمد مکی صفحہ ۴۰۲ مطبوعہ سعودی عرب)

آل محمدؐ کی محبت کا فائدہ تمہارا اپنا فائدہ ہے

آپ نے اہلبیت سے محبت کو محض عزیز و رشتہ داری کی بنیاد پر قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے فرمایا کہ اہلبیت کی محبت سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔اور نہ ہی یہ حکم میرے عزیز یا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے دیا گیا ہے بلکہ میرے اہلبیت میرے دین کی اساس ہیں۔اہلبیت کی محبت اللہ کی طرف جانے کا راستہ ہے جو اس راستے پر چلے گا سعادت و کامیابی کی منزل پر پہنچے گا۔کلام مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہو رہا ہے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَلَكُمْ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ

(سورہ سبا آیت نمبر ۴۷)

"آپ کہہ دیجئے کہ میں نے جس اجر کا سوال کیا ہے اسکا فائدہ تمہارے لئے ہے۔ورنہ میرا واقعی اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور وہی ہر شہ کا نگراں اور گواہ ہے"۔

آل محمد کی محبت اللہ کا راستہ ہے

آیت مودۃ کے نزول کے بعد کچھ لوگوں نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔کہ یہ اقرباء پروری ہے۔آپ کے گھرانے سے محبت کا ہم سے بھلا کیا تعلق ؟اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔اللہ پاک نے محبت اہلبیت کے سلسلے میں اعتراض کا جواب دیا۔کہ اسکا تعلق رسول کی ذات گرامی سے نہیں ہے کہ انہیں اس محبت سے کسی قسم کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے یا وہ عام انسانوں کی طرح فطری جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے رشتہ داروں (اہلبیت) سے محبت کرنے کی امت سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں نہیں قطعاً نہیں بلکہ جو اہلبیت سے محبت کرے گا اہلبیت کی محبت اہل ایمان کو پروردگار کی معرفت اور کمال کی صحیح سمت سفر پر گامزن کرے گی اور یہی صراط مستقیم ہے۔اور یہی رسالت کا اجر اللہ پاک کی طرف سے ہے جو کوئی ان سے محبت کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اجر رسالت ادا کرے گا اور یہی راستہ اللہ کی طرف جانے والا راستہ ہے اور

اسی پر چلتے ہوئے اللہ پاک کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے۔آل محمد سے محبت اللہ تعالٰی کی جانب جانے والا راستہ اختیار کرنا ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالٰی ہے کہ

قُلۡ مَآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّه سَبِيۡلًا

(سورہ فرقان آیت ۵۷)

"کہہ دیجیے کہ میں اس رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے پرودگار تک جانے کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے"۔

اگر تینوں آیتوں کو سامنے رکھا جائے کہ جس میں رسول اکرمؐ کی رسالت کے اجر کا تذکرہ ہے۔پہلی آیت میں آل محمد کی محبت کو اجر رسالت فرمایا۔دوسری آیت میں اس اجر کو امت کیلئے فائدہ مند قرار دیا گیا اور تیسری آیت میں اس امر کو پروردگار کے راستے کی جانب سفر کرنے کا سبب قرار دیا گیا۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"پس وہ لوگ (اہلبیت) ہی تیری طرف جانے والا راستہ ہیں، اور تیری رضا و خوشنودی پر منتھی ہونے والے طریقہ ہیں"۔

(عروۃ الوثقی ابویحییٰ بن محمد مکی جلد ا صفحہ ۴۶ سعودی عرب)

آل رسول سے محبت کی تاکید چند تفاسیر اور محدثین و علماء کی نظر میں

آیت مودۃ کی تفسیر پر تقریباً عالم اسلام کے قدیم وجدید مفسرین و علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آل محمد سے محبت کرنا امت مسلمہ پر فرض ہے ہم صرف چند حوالے پیش کر رہے ہیں۔ذخائر العقبٰی کے صفحہ ۲۵ پر سیرت ابن عمرؓ میں رسول اکرمؐ سے حدیث بیان ہوئی ہے آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالٰی نے میری رسالت کی مزدوری میرے اہل بیت کی محبت کی شکل میں قرار دیا ہے اور قیامت کے دن میں ضرور اس کے بارے میں تم سے سوال کرونگا۔

مشہور محدث محبّ الدین طبری ریاض نضرہ میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللہ تعالٰی نے جو تم پر میرا اجر مقرر کیا ہے وہ میرے اہل بیت سے محبت کرنا ہے اور میں کل تم سے ان کے بارے میں دریافت کروں گا"   (صواعق محرقہ صفحہ ۲۲۸ عربی ایڈیشن اردو ۷۵۳)

(۱) جلال الدین سیوطی تفسیر در منثور جلد ۷ صفحہ نمبر ۳۴۸۔ (۲) فخر الدین رازی تفسیر کبیر۔ (۳) ابن حجر ہیثمی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶۔ (۴) ابن حجر عسقلانی صفحہ نمبر ۱۰۱۔ (۵) مستدرک صحیحین جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ (۶) اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷۔ (۷) جار اللہ زمخشری تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۴۰۲۔ (۸) واحدی تفسیر بسیط۔ (۹) صواعق محرقہ صفحہ ۳۱۶۔

(۱۰) علی متقی ہندی کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۱۸۔ (۱۱) حموینی فرائد السمطین۔ (۱۲) تاویل آلات اظاہر صفحہ ۵۳۱ عبد المالک عمیر۔ (۱۳) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان نقشبندی جلد ۱ صفحہ ۳۱۳۔ (۱۴) مستدرک امام حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۸۹

(۱۵) حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم جلد ۳ صفحہ ۲۰۱۔ (۱۶) فضائل صحابہ احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۶۶۹

خود آل رسول کا آیت مودت سے اپنے لئے استفادہ کرنا

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا خطبہ

ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے انفال ہمارے لئے ہیں اور منتخب اموال بھی ہمارا ہی حصہ ہیں ہماری مودت کو قرآن میں واجب قرار دیا گیا ہے ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہم وہ محسود ہیں جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی کیا یہ لوگ ہمارے بندوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں اپنے فضل سے بہت کچھ عطاء کر دیا ہے۔   (عروۃ الوثقٰی ابو یحییٰ مکی جلد ۱ صفحہ ۱۸۴)

حضرت بی بی فاطمہ رضؓ

" ہماری محبت عزتِ اسلام (کا ذریعہ) ہے ہم مخلوقات میں اس کا وسیلہ اور اس کے خواص ہیں ہم اس کی پاکیزگی کا مرکز اور غیب میں اس کی حجت ہیں۔ ہم ہی انبیاء کے وارث ہیں۔

(بلاغات النساء صفحہ ۱۳۰ ابو بکر احمد بن عبد العزیز دلائل لامامہ ۳۹/۱۱۳)

حضرت امام حسن رضؓ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی نے اپنی کتاب ازالتہ الخفاء میں امام حسن کا خطبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد نقل کیا ہے۔

''اے لوگو! میں بشیر کا لخت جگر نذیر کا پارہ دل، داعی الی اللہ باذنہ کا نور چشم سراج منیر کا میوہ دل اور اس کے اہل بیت کا فرد ہوں جہاں جبریل آتے اور جہاں سے اللہ کے پاس جاتے تھے میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن سے خدا نے ہر برائی کو دور رکھا ہے اور ان کو ہر طرح پاک و پاکیزہ کر دیا ہے میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن کی محبت کو خدا نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ **"من يقترب حسنته نوولہ فيها حسنا"** اس آیت میں نیکی حاصل کرنے کا مطلب ہم اہل بیت کی محبت اختیار کرنا ہے۔(المستدرک امام حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

حضرت امام حسینؓ

اہل بیت ایک شجرہ مبارکہ کی شاخیں ہیں اور ان منتخب افراد کی نسل ہیں جنہیں رجس سے دور رکھا گیا ہے اللہ نے انہیں تمام عیوب سے دور رکھا ہے۔ اور کمال طہارت کی منزل پر فائز کیا ہے ان کی مودت کو قرآن میں واجب قرار دیا ہے یہی عروۃ وثقیٰ ہیں اور یہی معدن تقویٰ ہیں۔ بہترین ریسمان ہدایت اور مضبوط ترین وسیلہ نجات ہیں۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۲، ینابیع المودۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۷)

امام حسینؓ کی والی مدینہ سے گفتگو

جب یزید کے مقرر کردہ گورنر مدینہ ولید نے امام حسین کو یزید کی بیعت کے لئے طلب کیا تو آپ نے فرمایا۔

''اے حاکم! ہم لوگ خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور رسالت کے معدن میں ملائکہ کی آمد ورفت ہمارے گھر رہتی ہے اور رحمت کا نزول ہمارے یہاں ہوتا ہے ہمارے ہی ذریعہ پروردگار نے امر شروع کیا اور ہم ہی پر ہر امر کا خاتمہ کرے گا۔

(مقتل خوارزمی جلد ا صفحہ ۱۸۴، تاریخ طبری، ابن اثیر، تاریخ مسعودی)

حضرت زین العابدینؓ کا دمشق میں مکالمہ

کربلا کا قافلہ جب دمشق کے شہر میں داخل ہوا وہاں جامع مسجد کا پیش امام وضو کر رہا تھا اس نے اہل بیت کے لٹے ہوئے قافلے کو دیکھ کر کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں (باغی گروہ) کو قتل کیا امام زین العابدین نے فرمایا کہ

اے شیخ کیا تم نے قرآن پڑھا ہے اس نے کہاہاں میں نے پڑھا ہے کیا تم نے سورہ شوریٰ کی تلاوت کی ہے اس نے کہاہاں امام زین العابدینؑ نے فرمایا تم نے " قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى "کی تلاوت کی ہے اس نے کہاہاں امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہم ہی رسول کے ذوالقربیٰ ہیں۔

(تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۷، تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۶، تاریخ الکامل، ابن اثیر، تاریخ مسعودی)

اہل بیت کی محبت کے اثرات اہل ایمان پر کیا پڑتے ہیں اوران کے فوائد احادیث کی روشنی میں

۱۔ گناہوں کا جھڑنا

رسول اکرمؐ نے فرمایا! خدا کی قسم ہماری محبت ہر ایک کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ چاہے وہ ویلم کا قیدی غلام کیوں نہ ہو اور ہماری محبت اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح گرادیتی ہے جس طرح ہوا درخت سے پتے گرا دیتی ہے۔

(عروۃ الوثقی ابویحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۴۷۶ سعودی عرب)

۲۔ قلب کی پاکیزگی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص بھی ہم سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اس کے دل کو پاک کر دیتا ہے اور جس کے دل کو پاک کر دیتا ہے وہ ہمارے لئے تسلیم ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو پرودگار اسے سخت حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنادیتا ہے۔ (عروۃ الوثقی ابویحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۴۷۷ سعودی عرب)

۳۔ قلب کی شفاء

رسول اکرمؐ ۔" آیت اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "کے نزول کے وقت فرماتے ہیں جو شخص اللہ ورسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شفاء بخشتا ہے۔

(در منثور سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۴۲ کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۴۴۴)

۴۔ ایمان کی تازگی اور حکمت کا جاری ہونا

امام حسینؑ سے روایت ہے کہ جو ہم اہل بیت سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو اپنے دل میں ثابت کرے گا اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے اس کے دل میں ایمان ہمیشہ تازہ رہے گا۔

(فضیل بن عمر جلد ا صفحہ ۱۶۷)

۵۔ دین میں کمال کا حاصل ہونا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرے قبیلے، اہل بیت اور میری ذریت کی فضیلت ویسی ہے جیسے دنیا کی ہر شے پر پانی کی فضیلت ہے کہ ہر شے کی زندگی کا دارو مدار پانی پر ہے اس طرح میرے اہل بیت عشیرہ ہیں اور میری ذریت کی محبت سے دین میں کمال حامل ہوتا ہے۔

(عروۃ الوثقی ابو یحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۷۴ سعودی عرب)

۶۔ نورانیت کا حامل ہونا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ نورانیت کا حامل وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ اہل بیت سے محبت کرنے والا ہو گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ! آگاہ ہو جاؤ کہ جو بندہ میرے اہل بیت سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اسے ایک نور عطا کرتا ہے جو حوض کوثر تک اس کے ساتھ رہتا ہے۔

(شواہد تنزیل جلد ۴ صفحہ ۲۱۱)

۷۔ پل صراط پر ثابت قدمی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثابت قدم سب سے زیادہ میرے اہل بیت سے محبت کرنے والا ہو گا۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۱۸۷ جامع کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۹۷)

۸۔ ہمارے ساتھ جنت میں قیام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے علی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو ہم سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو اختیار کرے گا پروردگار اسے ہمارے ساتھ جنت میں ساکن کرے گا جیسا کہ سورہ قمر آیت ۵۵ میں بیان کیا گیا ہے۔ (احقاق الحق جلد ۴ صفحہ ۲۸۴)

۹۔ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہونا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو ہم اہل بیت سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہو گا ہمارے ساتھ داخل جنت ہو گا۔

(عروۃ الوثقی روایت محمد بن ابی بکر ابو یحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۴۷۸)

۱۰۔ آل نبی کی محبت پروردگار کی محبت

امام حسین سے روایت ہے کہ جو ہمارے حق کو پہچانیں اور ہم اہل بیت سے محبت کرے وہ پرودگار سے محبت کرنے والا ہے۔ (عروۃ الوثقی ابو یحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۴۷۸)

۱۱۔ اہل بیت کی محبت سے چار فوائد حاصل ہوتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرے اہل بیت کی محبت سے انسانی زندگی پر چار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۔ خلقت (طینت) میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ نفس میں طہارت حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ ذات میں تزکیہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔

(عروۃ الوثقی ابو یحییٰ بن محمد مکی صفحہ ۴۷۸ سعودی عرب)

اہل بیت کی محبت سے بیس فوائد کا حصول

رسول اکرم نے فرمایا ہم اہل بیت کی محبت میں بیس خصوصیات پائی جاتی ہیں دس دنیا میں حاصل ہوتی ہیں اور دس آخرت میں۔

دنیا کی دس خصوصیات

۱۔ زہد

۲۔ دین میں تقویٰ

۳۔ عبادت میں رغبت

۴۔ موت سے پہلے توبہ کا نصیب ہونا

۵۔ نماز میں دلچسپی پیدا ہونا

۶۔ لوگوں کے اموال کی طرف سے بے نیازی

۷۔ اوامر ونواہی پرودگار کی حفاظت

۸۔ اچھے عمل کا حرص

۹۔ دنیا سے نفرت

۱۰۔ سخاوت

ان صفات کے بغیر محبت اہل بیت ایک بے معنی لفظ ہے۔

آخرت کی دس خصوصیات

۱۔ اسکا نامہ اعمال نشر نہیں ہو گا۔

۲۔ اسے میزان کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

۳۔ اسکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

۴۔ اسے جہنم سے نجات کا پروانہ دیا جائیگا۔

۵۔ (روز محشر) اسکا چہرہ سفید اور روشن ہو گا۔

۶۔ اسے لباس جنت پہنایا جائے گا۔

۷۔ اسے سو افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

۸۔ اللہ اسکی طرف رحمت کی نظر کرے گا

۹۔ اسے جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

۱۰۔ وہ جنت میں بلا حساب داخل ہو گا

اللہ پاک تک رسائی کا ذریعہ

رسول اکرمؐ نے فرمایا! میں اور میرے اہلبیت بہشت کے ایک شجر سے ہیں جس کی شاخیں زمین تک پھیل ہوئی ہیں۔ جس نے ہمارے ساتھ تمسک کیا اس نے خدا تک پہنچنے کی راہ کو پالیا۔

(کنوز الحقائق صفحہ ۵۵، ذخائر العقبیٰ عبد العزیز)

فرشتوں کی کمک

آنحضرت نے فرمایا! اے ابوذر اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر اتر آتے ہیں انہیں آل محمد کی معاونت کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ (ازالتہ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دھلوی صفحہ ۲۷)

نبی کے گھرانے کا تعارف خود ان کی زبانی

حضرت ابوذر غفاری رسول اکرمؐ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! میرے اہلبیت تم میں ایسے ہیں جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ تھا۔ جو اس میں داخل ہوا اس کی مغفرت ہوئی۔

(ویلمی حاکم، طبرانی، جامع کنزالعمال)

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہیں ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔

(بصائر الدرجات جلد اصفحہ ۱۴۴)

☆ حضرت بی بی فاطمہؑ ہم اہلبیت شجرہ نبوت محل رسالت، مرکز آمدورفت ملائکہ، بیت رحمت اور معدن علم ہیں۔

(بصائر الدرجات جلد اصفحہ ۵۵)

☆ امام حسن رضی اللہ عنہ! ہم آسمان وزمین کے انوار اور نجات کے سفینے ہیں۔ ہمارے ہی پاس پوشیدہ اسرار ہے اور ہماری طرف امور کی بازگشت ہے۔

(سبط ابن جوزی تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۳۰ مروج الذھب مسعودی صفحہ ۳۳)

☆ امام حسنؑ ہم شجرہ علم اور اہل بیت نبیؐ ہیں۔ ہمارے گھر میں جبرائیل کا نزول ہوتا تھا ہم علم کے خزانہ دار اور وحی الہی کے معاون ہیں۔ مرکز رسالت خدا کا حرم مالک کا عہد و پیمان ہیں جو ہمارے عہد کو وفا کرے گا اس نے عہد الہی کو وفا کیا۔ جس نے ہمارا عہد توڑا اس نے عہد الہی توڑا۔ (عروۃ والثقی ابو یحیی ٰبن محمد مکی صفحہ ۵۴)

☆ امام حسینؑ ہم وہ خدائی دروازہ ہیں جن کے ذریعہ خدا تک رسائی ہوتی ہے اور ہمارے ہی ذریعے طالبان ہدایت ہدایت پاتے ہیں۔

☆ امام حسینؑ ہم رسول اللہ کے اہلبیت ہیں، ستون رحمت رکن زمین اور شجرہ طیبہ ہیں حق ہمارے اندر رکھا گیا ہے اور ہماری زبانیں ہمیشہ حق کے ساتھ قیام کرتی ہیں۔ رحمت کا نزول ہمارے ہاں ہوتا ہے۔ پروردگار اگر چاہتا تو وہ براہ راست بھی بندوں کو اپنی معرفت دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی معرفت کا دروازہ اور راستہ بنا دیا۔ اور ہم ہی وہ چہرہ حق ہیں جس کے ذریعہ اسے پہنچانا جاتا ہے۔

(عروۃ والثقی ابو یحیی ٰبن محمد مکی جلد اصفحہ ۲۱۰ سعودی عرب)